خطبات.

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 119

Track 1

Time 48:35

۱۔علم لدنی کیا ہے ؟

... اعو ذ باللہ

... بسم اللہ

... الحمد رب العالمین

عزیز دوستوں پیارے بچوں حضور قلندربابااولیا ء کی رو شن کی ہو ئی شمع کے پر
وانوں السلام و علیکم ...اب سے پندورہ سال پہلے سلسلے کی شروعات ہو ئی
سلسلے کی شروعات تو پہلے یس ہو ئی لیکن حضور قلندربابااولیا ء کی وصال
کے بعد میں نے اس ذمہ داری کو با ہو ش و حواص لیکن بے عقل ہو کر ا[پنے
کندھوں پر اٹھا یااور اس کے اوپر یہ بات تھی کہ حضور قلندربابااولیا ء نے وصال
سے چند روز نشر مجھ س یہ فرمایا تھا کہ سلسلہ تجھے چلا نا ہے میں نے عرض
کیا حضور میری کو ئی تعلیم ہے نہ کو ئی تقریر اور تحریر کا تجر بہ ہے اور
جسمانی لحاظ سے بھی کو ئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس میں کو ئی نمایاں
طور پر کا ر کر دگی کا مظاہرہ کر سکوںمیں دیکھتا ہوں بڑے بڑے مشا ئق ،بڑے
بڑے علماء بڑے بڑے دانش ور موجود ہیں وہ کہتے ہیکہ ہمارے سو لا اکھ مر ید
ہیں، ہمارے تیس لاکھ مر ید ہیں، ہمارے آٹھ لا کھ مر ید ہیں، کچھ ایسے بھی
ہیں کہ جن کے میرف بعد نسلاً اپنے پیرو مر شد کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ
تو میں ایک چھوٹا سا آدمی تنہا آدمی سلسلے کی ذمہ داری کیسے پو رکھتے ہیں
ری کرونگا تو حضور قلندربابااولیا نے بہت سنجیدگی کے ساتھ او ر میں سمجھتا
ہوں کہ تصرف کے ساتھ فر مایا کہ آپ نے جس بات کی فکر کی ہے کام تو اللہ
نے چلا نا ہے خواجہ صاحب بندے تو کچھ بھی نہیں ہے جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جا
تا ہے اور اللہ کی شان کبریا تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ زمین کے تنکے کر اٹھا کر
یہ فر ما ئے کہ تو پیغمبر ہے تو بلاشبہ وہ تنکا پیغمبر بن جا ئے گا اور پیغمبر کے
فرا ئض پو رے کر ے گا ہمیں یہ نہیں سوچنا کہ ہماری حثیت کیا ہے ہماری صلا
حیت کیا ہے ہمارا علم کیا ہے تو اس لئے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے کام لینا
چا ہتا ہے تو اس کام کے مطا بق پہلے اس کام کی صلا حیت منتقل کر دیتا ہے
بندہ یہ سمجھتا ہے کہ میں عقل سے شعور سے اپنی صلا حیت سے کام کر رہا
ہوں اایسا نہیں ہے اللہ جس سے کام لینا چا ہتا ہے جس قسم کاکام لینا چا

ہتا ہے اسی قسم کی صلا حیت بندے کے اندر منتقل کر دیتا ہے اور وہ بندہ وہ کام
کر نا شروع کر دیتا ہے مختصر یہ ہے کہ حضور قلندربابااولیا ئ اس دنیا سے پر دہ
فر ماگئے کئی مہینے تو ہو ش و حواس ہی درست نہیں رہے یقین ہی نہیں آتا
تھا کہ حضور قلندربابااولیا ء اس دنیا سے رخصت بھی ہو سکتے تھے اس وقت بھی
حضور نے رہنما ئی فر مائی دستگیری کی شب روز میں نہی معلوم کتنی مر تبہ
آنکھوں کے سامنے آتے تھے اور یہ فر ما تے تھے تو غمگین کیوں ہے میں کہا ں مرا
ہوں بھئی میں تو پر دے میں چلا گیا اب تیرے سامنے ہوں برحال اللہ تعالیٰ کا ایک
نظام ہے کہ ما ضی بر حال دفن ہو تا ہے ما ضی ریکارڈ ہو جا تا ہے ما ضی
کبھی حال نہیں بنتا جس چیز کو ہم حال کہتے ہیں اصل میں ماضی کا چھپ جا
نا ہے آج جس لمحے ہم یہاں بیٹھے ہیں ابھی صبح کو یہ سب ماضی ہو گا ہم
اس کو حال کہتے ہیں حال کا تو یہاں وجود ہی نظر نہیں آتا یہاں سب ماضی
ہے اب ماضی میںجو کچھ ہو چکا ہے اس کا مظا ہر ہ ہو رہا ہے ا ب ماضی
میں یہ بھی ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو نیابت اور خلا فت دے کر اپنی
صفات کا علم سکھا دیا اور ماضی میں یہ بھی ہو چکا ہے کہ شیطان نے ابلیس
کی نافر مانی کی نا فر مانی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آدم سے زمین پر دو
مخلوق آباد تھی ایک ملا ئکہ ایک جنات زمین کی نیابت اور خلا فت جنات کے ہا تھ
میں تھی زمین کا انتظام اور انصحرام جنات کے ہا تھ میں تھا زمین کے اوپر
موجود جنات کی مخلوق کے لئے ملا ئکہ مسجود تھے ملا ئکہ نے اس بات کی نشا
ندہی بھی کی جب آدم کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا جنات کا کا م یہ تھا کہ اللہ
تعالیٰ کی زمین پر علم پھیلائے اور علم کے ذریعے فساد کا بر باد کر ے فساد نہ ہو
نے دے زمین پر جنات کی مخلوق اس میں کا میاب نہیں رہی زمین کے اوپر اتنا
زیادہ فساد ہو گیا کہ زمین ختم ہو نے کے قریب پہنچ گئی اللہ تعالیٰ نے زمین کو
محفو ظ کر نے کے لئے جنات سے خلا فت اور نیابت سے چھین کر آدم کو سپر د کر
دیا لیکن جب نیابت اور خلا فت کا تذکرآتا ہے تو وہاں ہمیں جو بنیادی بات نظر
آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ میں زمین پر نا ئب اور خلیفہ بنانے
والا ہوں فر شتوں نے کہا یہ توزمین پر فساد کر ے گا خون خرابہ کر ے گا اللہ
تعالیٰ نے آدم کو علم الاسماء عطا کیا اورآدم سے کہا کہ ہم نے تجھے جو کچھ
سکھا دیا ہے تو فر شتوں کے سامنے بیان کر آدم نے جب فر شتوں کے سامنے بیان
کر آدم نے جب فر شتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے سکھا ئے ہو ئے علوم بیان کیا تو
فر شتوں نے آدم کی حاکمیت کو قبول کر لیا اسکا مطلب یہ ہو اکہ نیابت اور خلا
فت کا تعلق براہ راست علم سے ہے اگر آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ علم
الاسماء عطا نہ کر تے تو اللہ کونہ خلا فت ملتی نہ آدم کو اشر ف المخلوقات
قرار دیا جا تا میں عرض یہ کر نا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے بعد
اگر کو ئی چیز اللہ تعالیٰ کے لئے اہم ہے تو وہ علم ہے علم کے بغیر کا ئنات میں
کو ئی مخلوق ممتا ز نہیں ہو سکتی او ر یہ اس آیت سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے کہا جو کچھ تمہیں ہم نے سیکھایا تم بیان کرو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام

کو جو ان علوم کی نشروعات کے لئے آدم کو زمین پر بھیجا گیا وہ حالات آدم کو
علوم پھیلانے کے لئے پوری پوری کوشش کی پوری پوری جدوجہد کی اور آدم کی
ایک لاکھ چوبیس ہزاراس زمین پر مبعو ث ہو ئے اس کا مطلب یہ ہو اکہ آدم
سے لیکر سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ُة والسلام سے لیکر علم کی شمع کو رو شن
کر نے کے لئے مسلسل متواتر پندر ہ سو سال کے بعد ،ہزار سال کے بعد پیغمبر آتے
رہے اور آدم نے علم کی جو شمع رو شن کی تھی پیغمبروں نے اس شمع کو
بھیجنے نہیں دیا جیسے جیسے پیغمبر آتے رہے علم الاسماء کا اظہار بڑھتا رہا
جیسے جیسے علم و الاسماء کا اظہار بڑھتا رہا نو ع انسانی کا شعور تر قی کر تا
رہا ...اور جیسے جیسے نورانسانی کا شعور تر قی کر تا ہے اوار جیسے جیسے نوع
انسانی کا شعور ع اعتباسے اپنے تقائی کر کے شعوری اعتبار اپنے پیچھے رہنے والی
نسلوں سے ممتاز ہو تا رہا پھر ایسا ہو ا کہ انسانی شعور اس نقطے پر پہنچ گیا
جہاں شعور کی انتہاء ہو تی ہے جب رو شن شمع اتنی رو شن ہوگی کہ علم
الاسماء کااحاطہ شعور نے کر لیاتو اللہ تعالیٰ نے علم کی تکمیل کے لئے اپنے
محبوب بندے محمد رسول اللہﷺ سے مبعوث ہوں محمد رسول اللہﷺ سے پہلی
گفتگو اللہ تعالیٰ نے جو کی جبرئیل علیہ السلام سے وہ یہ تھی قراء بسم ربک
الذی خلق ...پڑھ اپنے رب کے حکم سے جس نے تجھے تخلیق کیا یاصرف یہ نہیںکہا
کہ جس نے تجھے تخلیق کیا خلق انسان خلق ...یعنی تخلیقی پرو سیس بھی اللہ
تعالیٰ نے ظا ہر کر دئے ہیں علم بھی بتا یا اورعلم کے ساتھ ساتھ علم کی وضا
حت اللہ تعالیٰ نے بیان کیا سیدناحضور علیہم الصلوٰ ة والسلا م نے کا تھا اس کی
تکمیل کی اور اتنی تکمیل کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صنعت دی ایسی صنعت جو
تکمیل کی تصدیق کر تی ہے ایسی صنعت جس کے بعد کو ئی تکمیل نہیں رہتی
وہ آخری تکمیل ہے ہےاس کو اللہ تعالیٰ اس صنعت کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ
میں بیان کیا الیو م اکملت ...آج کے دن ہم نے علم الاسماء کے علوم کی تکمیل کر
دی اور ہمارے بندے محمد رسول اللہﷺ نے کیونکہ علم الاسماء کی تکمیل کر دی
اس لئے ہم اپنے بندے سے راضی ہو گئے ہےاکملت لکم...کہ ہم نے علم کی تکمیل
کر دی اور اپنی نعمتیں پور ی کر دیں اورہم اپنے بندے محمد رسول اللہﷺ سے
خوش ہو گئے اس لئے خو ش ہو گئے کہ علم الاسماء جو ہمارا ذاتی علم ہے جس
علم کو ہم نے اپنی نیابت اور خلا فت کے لئے آدم کے اندر منتقل کیا تھا اس کو
محمد رسول اللہﷺ نے پو را فر ما دیا اب آدم سے لے کر محمد رسول اللہﷺ تک
ایک لاکھچو بیس ہزار پیغمبر آئے جنہوں نے شمع کو رو شن رکھا اس لیکن ایک
اللہ تعالیٰ کا اپنا قانون ہے کل نفسہ ...یہ بھی علم الاسماء کا ایک شعبہ ہے کہ
جو اس دنیا میں آگیا اس کو یہ دنہ چھوڑ کر جا نا ہے اس قانون کے تحت سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کو یہاں سے تشریف لیجا نا ایک لاکھ چو بیس ہزار
پیغمبر زمین پر مبعوث ہے اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام تکمیل کے بعد
اگر اس علم کو اسٹوپ کر دیاب جا تا تو علم جو ہے اس کی تکمیل آگے
نہیںبڑھتی تو اس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے اور قانون بنا یا فلن تجدیلا ...کہ

اللہ نے ایک سسٹم کا ئناتی سسٹم میں یہ قانون ڈال دیا کہ کا ئناتی سسٹم جو
اللہ نے بنا دیا اس میں کو ئی تعاتل واقع نہیں ہو گا اس میں کو ئی تبدیلی نہیں
ہو گی اگر اس کی عمر ایک کھر ب سال ہے تو زمین ایک کھر ب سال تو ہو ا
تھا جس طر ح سورج مشرق سے نکلا تھا اس ایک کھر ب سال کی عمر میں
سورج اسی طرح نکلے گا اللہ تعالیٰ کے سسٹم میں کو ئی تبدیلی نہیں ہو گی کو
ئی تعاتل واقع نہیں ہو گا سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام اس بات سے
واقف تھے ظاہر ہے ان سے زیادہ تو کو ئی واقف ہو ہی نہیں سکتا تو اللہ تعالیٰ
نے اس سسٹم کو

قرار رکھنے کیلئے اور اس قانون کو قرار رکھنے کے لئے جا ری وساری کر نے کے لئے
علم کی وراثت کا ایک سلسلہ جا ری رہا یعنی سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة
والسلام ایسے لوگ چھوڑ گئے کہ جو لوگ سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلامکے
وارث ہیں یعنی حضور نے علم نبوت انہیں منتقل کیا جو کو علم لدنی بھی کہا جا
تا ہے اس لئے کہ آدم کی اولاد کے اندر سے نیابت اور خلا فت کا سلسلہ اس طر
ح ختم نہ ہو جا ئے کہ جس طر ح جنات کے اندرسے ختم ہو گیا اگر نیابت اور خلا
فت کا سلسلہ قائم رکھنا ہے تع علم الاسماء کی منتقلی کا سلسلہ بھی جا ری
رہنا چا ہیے ۔حضور پاک نے نبوت کے ختم ہو نے کے بعد جو ورا ثت کا سلسلہ
شروع کیا اس سے پہلے صحا بی اکرام مستفیض ہو ئے پھر تا بین مستفیض ہو ئے
پھر تا بع تا بعین مستفیض ہو ئے اور پھر ان کے بعد جو لوگ مستفیض ہو ئے ان کو
اولیا ء اللہ کا گرو ہونکہا جا تا ہے اولیا ء اللہ کا گروہوں علم الاسماء کی حفا
ظت اسی طرح کر تا ہے جس میں آدم کی اولاد میں ایک لاکھ چو بیس ہزار
پیغمبر وں نے علم کی حفا ظت کا فر ضہ ادا کیا یہ سلسلہ ہو تا رہا چلتا رہا
زمین کے ہر خطے پر چین ہو جا پان ہو کو ئی بھی ملک ہو وہاں کے فقراء کے
گرو ہوں میں کو ئی ایک بندہ ضرور پید اہو تا رہا اور وسیدنا حضور علیہم الصلوٰ
ة والسلام کے علمی ورثہ کی حفا ظت کرتا رہا ہاب اس کامطلب یہ ہوا کہ ایک
گرو ہوں پیغمبروں کا ہے اور ایک گرو ہوں پیغمبرانہ طر زفکر کے مطا بق علم
الاسماء کو پھیلا تا ہے اولیا ء اللہ کا ہے پیغمبر براہ رست اللہ تعالیٰ کے علوم سے
مستفیض ہو تے ہیں اولیا ء اللہ برا ہ راست سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام
کے علوم سے مستفیض ہو تے ہیں۔انبیا ء کے پاس بھی اللہ تعالیٰ کا علم ہے
لیکن وہ ڈا ئرکٹ ہے اولیا ء اللہ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا علم ہے وہ پیغمبروں
کے ذریعے ہے یہ سارا سلسلہ اس لئے قائم ہے کہ نو ع انسانی کے اندر سے نیابت
اور خلا فت نہ نکل جا ئے اگر نوع انسانی کے اندر سے نبو ت کی طر زفکر ختم
پہو گئی تو قانون وہی ہے کہ جس طر ح جنات سے خلافت اور نیا بت چھین لی
گئی انسان سے بھی چھین لی جا ئے گی اولیا ء اللہ کے گروہوں میں ایک برا نام
حضور قلند ربابا اولیا ء کا بھی ہے حضور قلند ربابا اولیا ء برا ہ راست سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام اس علم کے وارث ہیں جو علم کا ئنات کے انتظام
و انصحرام میں کام کر تے ہیں حضور قلند ربابا اولیا ء حضور علیہم الصلوٰ ة

والسلام کے اس علم کے وارث ہیں جس علم کو علم لدنی کہا گیا ہے ۔ حضور
قلند ربابا اولیا ء حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کے اس علم کے وارث ہیں جس
علم کی ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبروں نے حفا ظت کی ہے اب یہ بڑی کرم کی
بڑی عنا یت کی بڑی رحم کی بات ہے کہ ہمیں االلہ تعالیٰ نے یہ سر فرازی عطا
کر دی کہ ہم اس گروہوں لے سر براہ کی اولاد میں ہمارا شمار ہو گیا کہ جس
بندے کہ ہا تھ میں کا ئنات کی دوڑیاں بندھی ہیں لیکن کا ئنات کی ڈوریوں کا بننا
بھی علم پر ہو تا ہے اگر علم الاسماء کا علم نہیں ہو گا تو نہ تو بندے دو سری
مخلوق میں ممتاز ہوگا اور نہ وہ بندے کا ئناتی سسٹم میں کسی طر ح داخل ہو
گا کا ئناتی سسٹم کو چلا نے کے لئے ضروری ہے کہ بندے کا ئناتی سسٹم سے واقف
ہو اور وہ سارا سسٹم جو ہے علم ہے علم ہے علم ہے علم کے علاوہ کچھ نہیں
ہے اللہ تعالیٰ کی مہر با نی ہے کہ جیسے حضور قلند ربابا اولیا ئنے مجھ سے فر
مایا تھا کہ بندے کچھ نہیں کر تا اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کے لئے بندوں کا انتخاب کر
تا ہے اور جب اللہ تعالیٰ ان بندوںکا انتخاب کر تا ہے تو وہ بندے مشیعت کے تحت
وہی کر نے پر مجبور ہیںجو اللہ چا ہتا ہے لہذا عظیمیہ سلسلے کے افرا د کی یہ
خصوصیت ہے کہ عظیمیہ سلسلے کے افراد پیغمبرانہ طر ز فکر کو عام کر نے کے
لئے تخلیق کئے گئے ہیں عظیمیہ سلسلے کے افراد میں اگر علم نہیں ہو گا تو وہ
عظیمی نہیں ہے عظیمی نہیں ہے اس لئے کہ عظیمیہ سلسلے کا قیام ہی اس
بنیاد پر قائم ہئے کہے علم الاسماء کی حفا ظت کر تی ہے علم الاسماء سیکھ کر
فر شتوں کے اورپر حاصل ہے علم الاسماء سیکھ کر یہ ثا بت کر نا ہے کہ ہم
حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی نا خلق اور نہ سعید اولا د نہیں ہیں سلسلہ عا
لیہ عظیمیہ کے پلٹ فا رم پر علم نکالنا تو کچھ نہیں ہے سلسلہ عالیہ عظمیہ کا
مطلب ہی یہ ہے کہ وہ علم نوع انسانی کے اندر رجیکٹ کر دیا جا ئے کہ جس کو
نوع انسانی کر سکے کیوں اس لئے کہ اگر نو ع انسانی جس راستہ پر جس پر
اس پر چل پڑی ہے اگر اس کو نہ رو کا گیاآپ یقین کر یں زمین تبا ہ ہو جا ئے
گی برباد ہو جا ئے گی اور انسانوں سے خلا فت چھین جا ئے گی اس لئے کہ اللہ کا
یہ قانون ہے اللہ کے اس قانون کو سامنے رکھتے ہو ئے جب آپ قرآن پاک میںغور
فکر کر یں گے تو آپ کو ایک آیت نظر آئے گی ورسخون ...کہ جب انسان پیغمبر
انہ طر زفکر سے علم حاصل کر کے علم الاسماء کا عالم بن جا تا ہے تو وہ کہتا
ہے میں نے اس بات کا مشا ہدہ کر لیا کہ ہے کہ ہر چیز اللہ کے لئے ہے کو ئی
چیز ایسی نہیں ہے کہ جس میں براہ راست اللہ کی مشعت اللہ کی قدرت اللہ
کی حاکمیت اور اللہ کی ربوبیت اور اللہ کی صفت کام کر رہی ہے توظا ہر ہے
جب یہ علم آجا ئے گا تو اللہ سے دو ستی بھی ہو جا ئے گی اللہ سے قربت بھی
ہو جا ئے گی اور اللہ کا جو کائناتی سسٹم ہے وہ بھی ہمارے سمجھ میں آجا ئے
گا اور جب ہم اللہ کے کا ئناتی سسٹم کو نہیں سمجھیں گے تو ہماری حیثیت بھی
وہی ہے جیسے دو سرے لوگوں کی ہے الحمد اللہ ہم سب نے عظیمی بچوں نے
بہنوں نے بیٹیوںنے بھا ئیوں نے بزرگوں نے حضور قلند ربابا اولیا ء کے اس مشن کو

کہ عالم میں علم پھیلا یاجا ئے عالم میں انبیاء کی طر ز فکر کو عام کیا جا ئے
قبول کیا جا ئے جیسے جیسے بندوں نے اپنے ارا دے اپنے اختیارکی ساکت کے مطابق
حضور قلند ربابا اولیا ء کی اس طر زفکر کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے راستے
کھول دئے پہلے مراقبہ ہال شروع ہو ئے پھر کتاب لکھی گئی پھر قلموں کا
سلسلہ شروع ہو ا پھربہت سارے مرا قبہ ہال قائم ہو گئے لوگ ملتے چلے گئے
اور میکسیم لا ئبریاں کھل گئی لا ئبری کا مطلب یہ ہے کہ ایسی درسگاہ جہاں
علم کے علاوہ کچھ نہیں لا ئبری کا مطلب ایسی جگہ کہ جہاں کا
اٹھنا ،بیٹھنا ،کھڑے ہو نا دیکھنا گفتگو کر نا سب علم ہے لا ئبر یر ی کا مطلب علم
ہے اللہ تعالیٰ نے علم کو پھیلا نے کے لئے ہمیں وسائل فراہم کئے اور وسائل
سنجید ہ ایثا ر پیش آتا ہے عشق زدہ دیوانے لوگ مل گئے کہ اس کی پیش علم
کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی جن کے اوپر
تکمیل ہو گئی ان علوم کی خشا چینی کر کے خود بھی فا ئدہ اٹھا نا ہے اور نو ر
انسانی کو بھی اس کا فا ئدہ اٹھا نا ہے الحمد اللہ جیسے جیسے ہم نے اپنی
ساکت کے مطا بق قدم بڑ ھا تااللہ تعالیٰ نے اس سے کئی زیادہ گنا ہ ہمیں
کامیابی عطا کی اللہ تعالیٰ خود فر ماتا ہے میرا بندہ جب میری طر ف ایک قدم
بڑھا تا ہے میں دو قدم بڑھا تا ہوں اس کی طرف میرا بندہ جب میری طرف لپک
آتا ہے تو میں اپنے بندہ کی طرف اللہ کا دو قدم آنا اللہ کا اڑ کر آنا اپنے بندوں کے
پاس سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں بالکل سورج کی طر ح نمایاں نظر آتا ہے جس
طر ح عالیہ عظیمیہ کے افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے سیدناحضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کی نسبت ہے اس لئے کہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا منشاء اس
کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں کہ رسول اللہﷺ کے اوپر جن علوم کی تکمیل ہو گئی
ان علوم کو ہمیں نو انسانی کے اندر پھیلا نا ہے ان علوم کو ہمیں خود بھی
سیکھنا ہے ان علوم سے استفا ئدہ کر کے ہمیں یہ ثابت کر نا ہے کہ ہمیں رسول
اللہﷺ کی سچی امت ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے سچے پیغمبر ہیاس سلسلہ میں
بلا شبہ وہ تمام لو گ جنہوں نے مرا قبہ ہال قائم کئے مرا قبہ کو متعارف کروایا
اور لو گوں کے دوکھ درد بانٹھ کر ان کی خد مت کی اپنا قیمتی وقت ضا ئع کر کے
وہ کچھ کیا جو کچھ وہ کر سکتے تھے اور خصوصاً علوم پھیلا نے کے سلسلہ میوہ
لوگ جو سعادت مند ہے کہ جنہونے وہ علوم پھیلا نے کے لئے بحیثیت با پ کئے
بحیثیت بزرگ کے ایک درخواست کر تے ہیں تو کا آپ ہمیشہ ہی کر تے میری ایک
خواہش ہے میں یہ چا ہتاہوں کہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا ہر فر د علم حاصل
کر کے معلم و اخلاق بن جا ئے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا ہر فر دیہ ثا بت کر نے کی
جدو جہد اور کوشش کر ہ کہ وہ اللہ کا ایک ایسا بندہ ہے کہ اس کے پیش و
نظر اللہ کی خوشنودی رہتی ہے کھاناپینا سو نا جا گنا یہ دو سری مخلوق بھی
کرتی ہے انسان کا اگروصف کچھ ہے تو یہ ہے کہ انسان وہ علو م حاصل کر لیتا
ہے جو علو م نہ فر شتو ں کو حاصل ہو ئے نہ جنات کو حاصل ہو ئے دو سری
مخلوق کو تو حاصل ہو نہ کا کو ئی سوال ہی پیدا نہیں ہو تا کہ سلسلہ عا لیہ

عظیمیہ کے پلیٹ فا رم سے انشا اللہ ایسے لو گ سامنے آئیں گے کہ جو ایسے
علوم پیش کر یں گے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فر ما یا فودا ...موسیٰ علیہ
السلام نے ہمارے بندوںمیں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنے مہر خاص سے
علم عطا کیا کو نساعلم علم لدنی عطا کیا سیدناحضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام
کوحضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کا علم علم لدنی عطا فر مایا ہم حضور قلند
ربابا اولیا ء کی اولاد ہیںآپ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضور قلند ربابا اولیا ئ
کی اولاد کی حیثیت سے علم لدنی ہمارا حصہ ہے اور ہمیں ملنا ہی ہے اور اس
ورثے کو حاصل کر نے کے ہمارا ورثہ ہے ہمیں صرف اتنا کام کر نا ہے کہ ہمیں
پیغمبرکی خود کو سعید اولاد ثابت کر یں ۔ جب ہم خود کو سعید اولادثابت کرنے
کی جدو جہد اور کو شش کر یں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر ...اور جو لوگ اللہ
کے بلکہ یوں کہے جو لوگ اللہ کے اندر داخل ہو نے کے لئے والذین جھا دو فینا ...
میرے اندر داخل ہو نے کے لئے میں نے اپنے اوپر لا زم کر لیا کہ میں راستوں کھول
دو گا ولذین جھا دوفینا ...بے شمار راستے اور اس آیت کی شہا دت آپ کے سامنے
ہے پہلے مراقبہ ہے شرو ع ہوا دو بندوں نے مرا قبہ شرو ع کیا راستے کھلا اخبار
میںقلم شروع ہو ئے پھر اور را ستے کھلا کتاب لکھی گئی ،پھر اور را ستے
کھلالوگ زیادہ ہو گئے پھر اور را ستے کھلاخدمت خلق کا شعبہ قائم ہو گیا پھر اور
را ستے کھلامراقبہ ہالوں کا جال بھیچ گیا پھر اور را ستے کھلاتو عظیمیہ لا ئبریاں
قائم ہو گئی اب اس آیت کو پڑھیں ...ولذین ...کہ جو لوگ میرے لئے میرے اندر کو
شش اور جدو جہد کر تے ہیں میں اپنے اندر راستے اور کھول دیتا ہوں آپ غور فر
مائیں پندرہ سال میں آپ کے اوپر کتنے راستے کھول دئیے آپ ذرا سے غور کر یں یاد
کر یں بات کیا ہے بات صرف یہ ہے حضور قلندربابااولیا ء کے فیض سے اور سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی محبت او رحمت سے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے
افرادنے اللہ کے لئے اور اللہ کی مخلوق کے لئے ایثارو خلوص کیا او ر جب تک
عظیمی لوگوں میں ایثارو خلوص رہے گا اللہ تعالیٰ کے راستے کھلتے ہی چلے جا
ئیں گے کھلتے ہی چل جا ئیں گے اس کی کوئی حد نہیں ہے کہ عظیمیہ سلسلہ
کہاں پہنچا اچھا یہ بھی ضروری ہے کہ کیا دیکھا ہر با شعور انسان اس زندگی
میں جو کچھ کر تا ہے اس کے پیش و نظر نسد ہو تی ہے اپنی ذات میں جس
بندے کی پیش ونظر اپنی ذات ہے وہ انسانی دائرے میں اس نے پو ری طر ح قدم
نہیں رکھا آدم سے لیکر سیدناحضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام تک ان کی زندگی کا
مطا لعہ کیا جا ئے تو آپ کو ایک ہی بات نظر آئے گی کہ ہر پیغمبر نے نسل کے
لئے کیا ہر پیغمبر نے اپنی تعلیمات کا دا ئرہ کار محدود نہیں کیا ہر پیغمبر نے اپنی
تعلیمات کا دا ئرہ کارلا محدود رکھا نسلوں کے لئے کیوں کہ عظیمیہ سلسلہ کے
لوگ حاملی علم لدنی ابدال حق حضور قلندربابااولیا ء کی اولاد ہیں اور علم لدنی
اس شخص کو حاصل ہو تا ہے کہ جو لا محدودجو لا محدو د ذہن رکھتا ہے جس
کے سامنے اپنی ذات نہیں ہو تی پو ری نوع انسانی ہو تی ہے پو ری کائنات ہو
تی ہے اللہ ہو تا ہے اللہ کا رسول ہو تا ہے ہم حضور قلندربابااولیا ئ کی طر

زفکر کو قبول کر کے جب راستے چلیں گے تو انشا اللہ جس طرح اب تک راستے
کھلتے چلے گئے اللہ تعالیٰ کی انعامات کی با رش بر سے گے اور اس با رش میں
ہم فراخ ،شا داں،مخبوط ، آگے ہی بڑھتے چلیں جا ئیں ،آگے ہی بڑھتے چلیں جا
ئیں اور را ستہ ہمیں ملتا جا ئے گا ہم آگے ہی بڑھیں گے ہماری اولاد آگے بڑھے
گی اس کی اولاد آگے بڑھے گیاس کی اولاد آگے بڑھے گیاس کی اولاد آگے بڑھے گی
حضور قلندربابااولیا ء کا یہ فیض ہے حضور قلندربابااولیا ء کی یہ طر زفکر ہے
یہ ان کا ایک عدنہ سا غلام جس کوانہوں نے نواز دیا ہے عنایت دی ہے اس کے
ذہن میں جب بھی کو ئی بات آتی ہے نو ع انسانی سے متعلق یا سلسلے سے
متعلق پا نچ سو سال سے کم کو ئی بات آتی ہی نہیں ہے ۔جب بھی کو ئی بات
سلسلے کی آتی ہے نیا قدم اٹھا نے کی کو شش کی جا تی ہے تو ذہن میں یہ آتا
ہے کہ آئندہ پانچ سو سال میںجو نسلیں آئیں گیں ہمیں ان کیلئے راستے بنانا ہے
ہمیں اپنے لئے کو ئی راستے نہیں بنانا ہماری کس لئے ایک باپ اگر مضبوط گھر
بنا جا تا ہے تو پو تے پر پو تے اس میں رہتے ہیں ایک باپ اگر درخت لگا جا تا ہے
وہ مر جا تا ہے وہ درخت کا پھل نہیں کھا تا لیکن آنے والی نسلیں بر سوں اس کا
پھل کھا تی ہیں، آنے والی نسلیں بر سوں اس کے سایے میں بیٹھتی ہیں،تو ہمارے
مر شد کر یم حضور قلند ربا با اولیا ء کی طر ز فکر یہ ہے کہ ہمیں نسلوں کے
لئے ہمیں صرف مسلمانوں کے لئے نہیںسو چنا ہمیں پو ری نو ع انسانی کے لئے
سو چنا ہے۔اللہ تعالیٰ جس طر ح پو ری مخلوق کے لئے رب العالمین ہے اسی
طرح اللہ تعالیٰ یہ بھی چا ہتے ہیں کہ مخلوق کے پو رے بندے آپس میں پیار و
محبت سے رہیں تو ہمیں اپنی تعلیمات کا جو محو ر ہے وہ یہ رکھنا ہے کہ اللہ
کی ہر مخلوق اسی طرح مخلوق ہے جس طرح ہم ہیں اللہ ہمارا سرپر ست
ہے اللہ ہمارا بڑا ہے جس طرح ساری مخلوق کا اللہ ہے اس طرح ہماری بھی
اللہ ہے لہذا ہم سب اللہ کاایک کنبہ ہیں ایک برادری ہے یہ کنبہ اور برادری
کے افراد آپس میں مل جل کر رہیں خوش ہو کر لہذا ہم یہ عمل اس عقت ہی
پو را کر سکتے ہیں کہ جب ہمارے اندر انفرادیت نہ ہو اجتما عیت ہو۔الحمد اللہ
عظیمیہ رو حانی لا ئبریاں ساری دنیا میں پینتا لیس مر اقبہ اہالز ان مراقبہ ہا
لوں میں لوگوں کا مرا قبہ کر نا یہ سب اجتما عیت ہے اور ہمیں اللہ کا شکر
گزار ہو نا چا ہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے راستے پر کھڑا کر دیا ہے جو را
ستہ انفرادیت کا نہیں اجتماعیت کا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس راستے پر چلنے
کی تو فیق عطا فر ما ئے اور ہمیں اللہ اور اللہ کے راستے پر چلتے ہو ئے نوع
انسانی کی خدمت کر نے کی تو فیق عطا فر ما ئے ۔آمین

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 119

Track 2

Time 27:19

کائنات انفارمیشن کے اوپر قائم ہے ؟

... بسم اللہ

معزیز گرامی قدر مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر عبد الرشید صاحب اور تمام طلبا ت اورطلبا ء اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی ہر نعمت سے نوازے یہ ہر قسم جس طرح آپ نے پو را کیا اور اس میں جو انہماک جو میں نے دیکھا اور اس سے میں بڑا خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کر م سے چھین ساتھ ورکشاپ کے بعد آپ لو گوں کا ذہن اسقابل ہو گیا کہ جب آپ کسی علمی موضوع پر سو چ و بچار کر تے ہیں تو آپ کو یکسوئی حاصل ہو جا تی ہے اور یہ کہ جس قسم کا نہماک میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھااس سے یہ اندازہ ہوااور مشا ہدہ بھی ہوا کہ علمی اعتبار سے ہر بندے کو جو علم کی طلب رکھتا ہے انسپا ئریشن ہوتا ہے اور ہو رہا تھا اور آپ لوگوں نے اس کو بہت احسن طر یقے سے قبول کیااور اگر آپ غور فرما ئیں تو یہ ساری دنیااسپا ئریشن کے علاوہ کچھ نہیں ہے اسپا ئریشن اگر نہ ہوتو یہاں کو ئی رشتہ زیر بحث آتا ہے نہ کو ئی بھوک پیاس کا کہیں تذکرہ آئے گا کو ئی علم جو ہے نہ وہ تھکتا ہے نہ اس کا وجود سامنے آئے گا یہ ساری کا ئنات جو ہے یہ دراصل اسپا ئریشن ہے اسپائریشن کو آپ انفا رمیشن بھی کہہ سکتے ہیں اطلاع بھی کہہ سکتے ہیں جب تک اسپا ئر یشن یا انفا رمیشن کا سلسلہ قائم ہے یہ دنیا بھی قائم ہے اور جیسے ہی اسپا ئریشن کا سلسلہ ختم ہو گا یہ دنیا بھی ختم ہو جا ئے گی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بڑے واضع الفاظ میں فر مایا کہ کن فیکون تو جب اللہ تعالیٰ نے فر ما یا کن تو کا ئنات تخلیق ہو گئی اب سوال یہ زیر بحث ہے اور انسان جس کوسمجھنا چا ہتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کن کہا تو فیکون ہو گیا تو ظا ہر ہے کن کہنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کچھ موجود تھا کن فیکون ہو ایا اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کچھہ پرو گرام تھا کائنات سے متعلق اللہ تعالیٰ کے ذہن میں ایک مشعت کے تحت ایک کا ئناتی سسٹم تھا اس سسٹم کو جب اللہ تعالیٰ نے متحرک کر نا چا ہا اور اس سسٹم کا مظا ہرہ کر نا چا ہا تو اللہ تعا لیٰ نے کہا کن کن ...درا صل آپ دیکھیں دو حرف ہیں ک ن کن کن ہو جا کیا ہو جا تو اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کو ئی پرو گرام نہیں تھا تو کیا ہو جا تو اللہ تعالیٰ کے ذہن میں پرو گرام پہلے سے موجود تھا اور اس کو جب اللہ تعالیٰ نے تخلیق کر نا چا ہا اس پرو گرام کا مظا ہرہ کر نا چا ہا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کن ہو جا کیا ہو جا جس طر ح اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کا ئناتی پرو گرام ہے اللہ تعالیٰ یہ چا ہتے ہیں وہ تخلیقی پرو سیس سے گزر کر مظاہراتی خدو خال میں اس طر ح ظاہر ہو جا ئیکہ ہر مخلوق اپنے آپ کو مخلوق سمجھے اور ہر مخلوق کے اندر جتنے افرادہیں وہ اپنی ریا ضت کو سمجھتے ہو ئے اپنے اندر تو کن ہو جا یہ اللہ تعا لیٰ کے ذہن میں جو

پرو گرام ہے اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں میرے ذہن میں جو پرو گرا م ہے اس کا مظاہرہ ہو جا ئے اللہ تعالیٰ نے کن کہا فیکون ہو گیااب کن جو ہے دو حر ف ہیں ک اور ن اور جب ہم ک اور ن کو لکھتے ہیں سیاہ بورڈ پر اگر آپ ک پر غورفر ما ئیں تو ک میں سیدھے خط ہیں یا دو الف ہیں بلکہ یہ کہیے ک میں تین الف ہیں ایک الف کھڑا ہے ایک الف سیدھا ہے اور ایک الف لیٹا ہو ا ہے تو تین الف کا مجمو عہ جو ہوا وہ ک ہو ا ان تینوں خطوط کو اگر آپ کسی تر تیب سے ایک جگہ کر دیں تو ان تینوں خطوط سے ایک ٹرنگل بنتا ہے ایک مثلث بنتا ہے ک وہ خطہے لمبا وہ الف ہے پھر ایک الف کھڑا ہے اور ایک الف لیٹا ہوا الف ہے اگر ان تینوں کو مساوی رکھ کر ایک جگہ جمع جمع کر دیا جا ئے تو ٹر انگل بنتا ہے دو سرا لفظ ہے ن ن کے اوپر آپ غور کر یں گے تو وہ آپ کو ایک دائرہ یاسر اکل بنتا ہوا ملتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے کن کہا تو کا ئنات کی جو بحث ہے وہ مسلسل اور سر کل میں ک ن ن کے بیچ میں آپ کو نقطہ ملتا ہے ن کے بیچ میں جو نقطہ ملتا ہے وہ نقطے کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نقطہ جو ہے اس کو ہم دا ئرے کے علاوہ کو ئی نام نہیںدے سکتے اگر اس نقطہ تو بیچ میں سے کا ٹ دیا جا ئے تو وہ بھی مثلث ہو گا تو ہم یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں جو پرو گرام تھا یا اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کو معشت تھی یا تخلیقی جو فا رمولا تھا وہ دراصل ٹرا نگل اورسر کل تھا ٹرا نگل اور سرکل سے مراد یہ ہو ئی کہ جہاں ٹرا نگل تھا وہاں خدو خال تھے اور جہاں سر کل تھا وہاں خدو خال نہیں تھے اس کو ہم قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فر مایا الا انا بکل شئی ...کہ اللہ ایک ایسا دا ئرہ ہے الا انا بکل ...اللہ ایک ایسا دا ئرہ ہے کہ اس دا ئرے میں ہر چیز متقین ہے تو ابھی میںنے آپ سے کہا کہ انفا رمیشن یا کن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مثلث اور سر کل میں جوتخلیقی فا رمولا ہے اس تخلیقی فا رمولے جو ظا ہرے خد و خال میں مر تب کر نے کے لئے تخلیق کر نے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کن کہا اور وہ فیکون ہوگیا تو اب یہ جو کا ئنات ہے یہ ساری کی ساری ایک تو یہ بات ہوئی کہ مثلث اور دا ئرے میں بند ہے دنیا کی کو ئی شئے وہ درخت ہو وہ آپ کی انگلی ہو آپ کا جسم ہو ستون ہو ،دیوار ہو کو ئی بھی دنیا کجی کو ئی چیز آپ ایسی نہیں نکال سکتے جو مثلث اور دا ئرے سے با ہر ہے یہ میں آپ سے بات عرض کر رہا ہوں اسرار کی ایک بات ہے اس کو ؤپ غور سے سنیں اور گھر میں جا کے بلکہ دو ست بیٹھے ہیں آپس میں اوریہ تلاش کر یں کہ زمین کے اوپر کو ئی ایک چیز کو ئی ایک چیز اربوں کھر بوں سنکوں میں ایسی ہے جو دا ئرے اور مثلث سے با ہر ہو تو آپ کوکو ئی چیز دا ئرے اور مثلث سے با ہر نہیںملے گی تو اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جب کن کہا اور فیکون ہوا تو اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ انسان مثلث اور سر کل سے واقفیت حاصل کر لے جب انسان مثلث سے اور سر کل سے واقفیت حاصل کر لے گا تو اس کے اوپر وہ رموز کھل جا ئیں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے پیچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے جب زیر بحث آئیں گے تو آپ کو وہاں سرکل ملے

گا الا انا بکل شئی محیط ...مخلوق کا معاملہ جب زیر بحث آئیں گے تو وہاں آپ کو مثلث ملے گا یا ٹرا نگل ملے گا تو یہ تو میں نے ایک بات آپ کو بحیثیت استاد کے بتا دی ہے اور جہاں تک اس کی ورکشاپ کا تعلق ہے اس میں آپ نے جس طرح بھی ارتقاء او ر توجہ کے ساتھ دلچسبی لی اور یہ تو آپ کو پر چی دیکھ کر پتا چلے گا کہ کیا اس کے نتا ئج مراتب ہو ئے لیکن بر حال یہ ورکشاپ بہت کامیاب رہی اس میں آپ کویکسوئی بھی تھی کو ئی شور نہیں کو ئی شغف نہیں کو ئی اس کی اونچی آواز میں نظر نہیں آئی ڈا کٹر صاحب بڑے خوش ہو ئے کہ ما شا اللہ بڑے انہماک سے سا را کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو قبول فر ما ئے اور یہ جو ورکشاپ کا سلسلہ ہے یہ با ر بار ورکشاپ کر نے سے انسان کے دماغ میںخلیوں جو ہیںسائنسداں بتا تے ہیں کہ پانچ فیصد جو ہے وہ دریافت ہو ئے ہیںبا قی سب سو ئے ہو ئے ہیں تو یہ ورکشاپ کی جیسے ڈاکٹر صاجب نے فر ما یا ...عربی آیت ...یہ سو چنے کی تدابیر کرنے کی فکر کر نے کی ایک پر یکٹس ہے جس کو ہم ورکشاپ کہتے ہیں آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں تو یہ اس سے ہمیں یہ فا ئدہ ہو تا ہے کہ ہما را ذہن کھلتا ہے نیا پٹرن بنتا ہے سو چ وبچار کا تفکر کا انشا اللہ ہم یہ مزید ورکشاپ کر یں گے اور جیسے جیسے اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق دے گا انہماک ہماراابھر ے گا ہمارے اندر سو چنے کا ہمار ے سمجھنے کا اور اللہ کی ذات کو جا نے کا عمل جو ہے وہ پو را ہو جا ئے گا جہاں تک اللہ کی ذات کو جا نے کا تعلق ہے جہاں تک اللہ کی ذات کو سمجھنے اور پہچا نے کا تعلق ہے وہ کو ئی ایسی با ت نہیں ہے کہ آپ اس کو نہ کر سکیں یہ جتنے بھی آدمی ہیں دنیا میں اس دنیا میں نہیں اربوں کھر بوں جتنے بھی لوگ ہیںوہ ازل میں اللہ کو دیکھ بھی چکے ہیںانسان اس وقت جب زیر بحث ہے اب وہاں انسان جوموجود تھے آواز کی طر ف متوجہہو ئے تو جب ان کے کانوں میں آواز ؤئی تو اس کے اندر جو سمات ہے اس کی بنیاد ہی اللہ کی آواز ہے الست بر بکم ...جو انسان نے جو پہلی آواز سنی وہ اللہ کی ہے انسان نے غور فکر کیاکہ آوازکہاں سے آئی یہ اصول ہے کہ اگر کو ئی آپ کو آواز دے تو آپ اسا کی طر ف ضرور متوجہ ہوں گے تو جب آپ آواز دینے والی ہستی کو دیکھا اور آپ نے دیکھا اگر آپ اللہ کو نہیں دیکھتے تو تو اس کا مطلب ہے آپ اللہ کو اور اللہ کو دیکھنے کے بعد اللہ کی ربو بیت کا اقرار قالو البلیٰ ...لیکن یہ سب ازل میں آپ کی روح کے بعد آپ کی روح نے اللہ کی آوا ز سنی روح کے اندر تبا دل اور سماعت ہو گئی ہآپ کی روح اللہ کی آواز کی طر ف متوجہ ہو ئی تو آپ نے اس ہستی کو دیکھا ... تو رو ح کو آنکھیں مل گئی لا...کہ یہ آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی اللہ اداراک بن جا تا ہے اللہ ادارک بن جا تا ہے پھر آپ نے اللہ کو دیکھنے کے بعد قالو بلیٰ ...کہا ہم اس بات کا اقرار کر تے ہیں کہ جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں تو اب آپ کی روح اللہ کی آواز بھی سن چکی ہےآپ کودیکھ بھی چکی ہے آپ کی روح اللہ کی ربو بیت کا اقرار بھی کر چکی ہے ہےاب اس دنیا کی طر ف آتے ہیں کہ وہ یہ ہے کہ روح کے اوپر ایک او رغلاف ہے ربو بیت کے خلا ف

تو وہ تو جب تک آپ اس محدودیت کے خلا ف کو نہیں چھوڑ یں گے ۔تو روح تک
آپ کی رسائی نہیں ہے ...کہ آپ اپنی رو کو پہنچا ئیں تو یہ جو رو ح کو پہنچا نا
کو ئی مشکل کا م اس لئے نہیں ہے کہ ہماری اصل تو ہے ہی رو ح ایک آدمی
بیٹھا ہو ا ہے زندہ ہے اس کی روح نکل جا ئے وہ نہ کھا نا کھا سکتا ہے نہ پا نی
پی سکتا ہے نہ وہ بیٹے کو پہچانتا ہے نہ وہ بیٹی کو پہچا نتا ہے نہ بیٹا باپ کو
پہچا نتا ہے توفی الواقع وہ بات ہے کہ روح کی جو زندگی ہے وہ ہی اصل ہے
وہی عقل و شعور ہے وہی فکر ہے وہی تدابیر ہے اب رو تو روح کو جو پہچانے
کا طر یقہ الصلوٰ ۃ والسلام سے پہنچا یا علیہم الصلوٰ ۃ والسلام سے پہنچا وہ یہ
ہے کہ اپنے من میں ڈوب کے لکے آپ ااپنے اندر جو ہیں وہ اپنا کھوج لگا ئیں کہ وہ
کون سی چیز ہے جو ہمارے جسم کو متحر ک کی ہے۔اب آپ کی روح اللہ کی
ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے تو یہ ورکشاپ ہو ئے تعلیم و تر بیت ہو ئی اگر آپ
اس پر غور کر یں تو تفکر کے علاوہ آپ کو کو ئی چیز نہیں ملے گی۔اگر ذہنی
مر کزیت کے ساتھ نماز ادا نہ کی جا ئے اگر ذہنی مر کزیت کے ساتھ اسا کے آداب
کے ساتھ رو زہ نہ رکھا جا ئے تو رو زہ نہیں ہو گا اور ذہنی مرکزیت کے ساتھ
لیکن آپ کے ذہن میں یہ پو رے آپ نے کر تے ہوں کہ یہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ
تو مرکزیت حاصل کر نے کے لئے اتنا بڑا سب سے زیادہ قریب تر ین عمل جو ہے
اور سب سے زیادہ خیز عمل جو ہے اور سب سے زیادہ یقینی عمل جو ہے وہ
نماز سب ورکشاپ میں بیٹھیں رہیں ۔اللہ تعالیٰ تو فیق عطا فر ما ئے ۔آمین۔